VIJAYABHERI

MALAPPURAM DISTRICT PANCHAYATH EDUCATIONAL

PROJECT 2021-22

STEP-UP

URDU

(XI)

(Higher secondary / V H S E Supporting Material)

Part-II URDU

HIGHER SECONDARY SUPPORTING MATERIAL

XI

STEP-UP

2021-22

Prepared By:

Dr.MC ABOOBACKER (HSST URDU)

GVHSS PULLANUR

Dr.FAISAL MAVULLADATHIL (HSST URDU)

GGHSS MALAPPURAM

ABDULLA.K (HSST URDU)

HMYHSS MANJERI

SAKIR HUSSAIN.PK(HSST URDU)

GVHSS VENGARA

HARIS KP (HSST URDU)

MSMHSS KALLINGAPPARAMBA

Vijayabheri,Malappuram District Panchayath

FIRST YEAR HIGHER SECONDARY

Part II URDU

فہرست

یونٹ: 1 آتی ہے اردو زبان آتے آتے

۱)آپ کا پیارا گاندھی

۲)آدمی نامہ

۳)راباعی۔فراقؔ

یونٹ: 2 سب سے پیارا گلستان ہمارا

۴)ٹوبہ ٹیک سنگھ

۵)تاج محل

۶)ایک آزادی کا متوالا

یونٹ: 3 فن کی دنیا من کی دنیا

۷)غزل۔غالبؔ

۸)ہے جس کی زبان اردو کی طرح

۹)غزل۔ناصر کاظمی

یونٹ: 4 یہ دنیا ہے سب کی یہ سب کے لیے

۱۰)میری خواہش ہے

۱۱)شکایت

۱۲)رباعی۔امجدؔ

۱۳)مجھے کچھ کہناہ

سبق ۔ ۱   آپ کا پیارا گاندھی

سرگرمیاں

۱) ’’اب ہم سب خدا سے مانگیں کہ ہندو مسلم کے بیچ بھی ملاپ پیدا کردے جب تک یہ نہیں ہوتا مجھے پوری شانتی ہو نہیں سکتی‘‘ گاندھی جی کے اس قول پر آپ کے خیالات واضح کیجیے۔

گاندھی جی کا یہ قول بالکل صحیح ہے۔ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی جیسے کئی مذہب کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ان سب کے اپنے اپنے رسم و رواج بھی ہیں۔اگر لوگوں کے بیچ میں ملاپ نہیں ہوتو پوری شانتی ہو نہیں سکتی۔ اس لیے ہندوستاں میں مختلف مذاہب کے لوگوں کے بیچ میں ملاپ ہونا ضروری ہے۔

۲) گاندھی جی کے اس خط کے جواب میں زہرہ کا جوابی خط تیار کیجیے۔

پیارے باپو جی‘

آپ کا خط ملا۔ خط پڑھکر میں بہت خوش ہوئی۔آپ کی اردو زبان آج کل بالکل صاف اور خوبصورت ہو چکی ہے۔آپ کی اردو پڑھ کر میں بہت خوش ہوں کہ آپ اچھی طرح اردو لکھتے ہیں۔ مجھے آپ اپنی استانی نہیں مانیے گا۔ آپ میرے استاد ہیں۔ میں آپ کے خطوط سے بہت کچھ پڑھتی ہوں۔آپ جیسی عظیم شخصیتوں کی صحبت میرے لیے بڑی نعمت ہے۔میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کیونکہ آپ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں۔

ہندوستاں کے سیاسی و سماجی حالات کے بارے میں سوچ کر آپ اداس مت ہونا۔آخری جیت ہماری ہی ہوگی۔میں آپ سب کی خیریت کے لیے خدا سے دعا کر رہی ہوں۔آزاد ہندوستان میرا خواب ہے۔اس کے لیے بھی دعا کر رہی ہوں۔

وہاں کے سارے مجاہدین آزادی کو میرا سلام! آپ کے لیے بہت دعا۔

احمد آباد — آپ کی پیاری بیٹی

۱۲ اپریل ۱۹۳۲ — زہرہ انصاری

۳) ہندوستاں کی موجودہ حالت بیاں کرتے ہوئے گاندھی جی کے نام ایک خط لکھیے ۔

محترم بابائے قوم،

آپ کیسے ہیں؟ میرا نام انا احمد ہے۔ میں سیاستِ کیرالا سے ہوں۔ پہلے ہی میں آپ کو سلام کرتا ہوں کہ آپ اور کئی اور مجاہدینِ آزادیوں نے مل کر ہندوستاں کو انگریزی حکومت سے آزاد کرایا۔ آج ہم سب ہندوستاں میں آزاد ہیں۔ ہمیں پوری آزادی ہے۔ پر آج لوگ اس آزادی کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ لوگ قانون کی تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ گناہ زیادہ کرتے ہیں۔

آج کل ہندوستاں میں ہڑتال زیادہ ہے۔ یہاں کے لیڈروں نے ہندوستاں کے لیے کچھ نہیں کیا ہے۔ پر بولتے بہت ہیں۔ یہ سب دیکھ کر ہم آپ جیسے مجاہدینِ آزادی کو سلام کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں۔ خط یہاں ختم کرتا ہوں۔ آپ کے لیے بہت دعا۔

مالاپرم　　　　　　　　آپ کا

۱۵ اگست ۲۰۲۱　　　　　　　　نام

۴) 'اردو کلب' کے تحت آپ کے اسکول میں گاندھی جینتی کا جشن منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا اعلان کرتے ہوئے ایک نوٹیس تیار کیجیے۔

نوٹیس

معزّز طلبا،

یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے اسکول کے اردو کلب کے تحت ۲ اکتوبر کو گاندھی جینتی کا جشن منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ٹھیک ۹ بجے اسکول آڈٹاریم پر جشن کا افتتاح کیا جائیگا۔ ہمارے پنچایت کے مجاہد آزادی جناب سلیمان صاحب پروگرام میں شریک ہوں گے۔ گاندھی جی کی زندگی پر ایک ڈرامہ بھی پیش کیا جائیگا۔ سارے طلبہ سے گذارش کی جاتی ہے کہ مقرّرہ دن جشن میں شرکت لیں۔

شکریہ!

نام

سکریٹری اردو کلب

۵) ''گاندھی جینتی'' کے موقع پرآپ کےاسکول میں مختلف پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔اخبار میں شائع کرنے کے لیےاس کی ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

جی.ایچ.ایس.ایس حیدرآباد میں گاندھی جینتی کا جشن

حیدرآباد: جی.ایچ. ایس.ایس حیدرآباد میں اس سال ۲ اکتوبر کو گاندھی جینتی کا جشن وسیع طور پر منایا گیا۔اسکول کے بچوں نے طرح طرح کے پروگرامیں منعقد کیے ہیں۔اس سال کے پروگراموں کے افتتاح صبح ۸ بجے اسکول کے پرنسپل جناب سیّد سلمان صاحب نے کیا۔بعد میں شام تک طلبہ نے الگ الگ پروگرامیں پیش کیے۔

۶) اس خط میں بہت سے اسماء استعمال ہوئے ہیں۔اس طرح آپ نے بھی مختلف قسم کے اسماء سنے ہوں گے۔ انہیں جمع کیجیےاو ران کو اسم خاص اوراسم عام کے زمروں کے تحت لکھیے۔

اسم خاص	اسم عام
زہرہ	استانی
مہادیو دیسائی	خط
سردار	دن
کستوربا	اماں

۷) اردو کے مکتوب نگاروں کے نام لکھیے۔

مرزاغالبؔ اور مولاناابوالکلام آزادؔ

۸) گاندھی جی کے ساتھ جیل خانے میں کون کون تھے؟

مہادیو دیسائی، سردار پٹّیل اورکستوربا گاندھی

[redacted] آدمی نا[redacted]

سرگرمیاں

۱) شیطان بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکروزور
اور ہادی و رہنما ہے سو ہے وہ بھی آدمی
آج کے حالات کے پیش نظر اس شعر کی وضاحت کیجیے۔

نظیر اکبرآبادی کی یہ نظم آج کے حالات کے پیش نظر بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ دنیا میں آج کل جتنے فتنہ فساد ہے ان سب کی وجہ کوئی نہ کوئی انسان ہے۔ یہ فسادات حل کرنے کے لئے جو کوشش کرتا ہے وہ بھی انسان ہے۔ شیطان کبھی بھی اپنی شکل میں آکر دنیا میں کوئی فتنہ نہیں پھیلاتا ہے۔ اور فرشتے اپنی شکل میں آکر دنیا میں کوئی مسئلہ حل نہیں کرتے ہیں۔ وہ سب آدمی کے ہی کام ہیں۔

۲) نظیر اکبرآبادی کہتے ہیں 'جو مانگتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی'
سماج میں بھیک مانگنے والوں کی تعداد دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ اس پر قابو پانے کے لیے اپنی تجاویز پیش کیجیے۔

بھیک مانگنے کی عادت دن بہ دن بڑھتی جاتی ہے۔ اس پر قابو پانا ضروری ہے۔ بھیک مانگنے والے دن بہ دن بھڑنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ بھیک مانگنے والوں کو کام کرنے والوں سے زیادہ پیسے ملتے ہیں۔ اس پر قابو پانے کے لیے، ہم بھیک مانگنے والوں کو صرف کھانا دینا چاہیے تاکہ وہ لوگ آہستہ آہستہ پیسہ کمانے کے لیے کوئی دوسر اراستہ ڈھونڈیں۔
بھیک مانگنے والوں کو نوکری دینا۔ ہمارے ملک میں کئی لوگ اسے ہیں جو نوکری نہ ملنے پر بھیک مانگتے ہیں۔ نوکری ملنے پر وہ لوگ بھیک مانگنا چھوڑ دینگے۔

۳) نظم آدمی نامہ میں کونسا بند آپ کو زیادہ پسند ہے؟۔ کیوں؟۔ واضح کیجیے۔
دنیا میں بادشاہ ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اور مفلس و گدا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

زردار و بے نوا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
نعمت جو کھا رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو مانگتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

نظم 'آدمی نامہ' کا یہ بند مجھے سب سے زیادہ پسند آیا۔ کیونکہ اس میں شاعر غریب اور امیر کے بیچ میں جو فرق ہے اس کے بارے میں کہتے ہیں۔ دنیا میں پیٹ بھر کھانا کھانے والے بھی ہیں اور بھوکا رہنے والے بھی۔ پیٹ بھر کے کھا کر بچا ہوا کھانا باہر پھینکنے والا انسان بھی دنیا میں ہے اور ایک وقت کے کھانے کے لیے بھیک مانگنے والا انسان بھی اس دنیا میں ہے۔ ایک جگہ انسان مال و دولت کا غلط استعمال کرتا ہے تو دوسری طرف انسان مال نہ ہونے سے بھوکا رہتا ہے۔ شاعر کی یہ
فکر مجھے بہت پسند آئی۔

۴) موجودہ زمانے میں انسانیت کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی۔ آئے دن اخباروں میں ہم بہت سارے سماجی مسائل کی خبریں پڑھتے ہیں۔ ایسے کسی ایک سماجی مسئلہ پر مضمون تیار کیجیے۔

آبی آلودگی (پانی کی آلودگی)

پانی بہت قیمتی چیز ہے۔ پانی کے سوا انسان اور جانور جی نہیں سکتے۔ ہم پانی کنویں یا دریا سے حاصل کرتے ہیں۔ پانی کی آلودگی آج کا بڑا مسئلہ ہے۔ پانی میں غیر قدرتی اجزا شامل ہونے کو "آبی آلودگی" کہتے ہیں۔ انسانی فضلہ، صنعتی فضلہ اور زراعتی فضلہ صاف پانی میں بہا دیا جاتا ہے تو پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ آلودہ پانی کے استعمال سے انسان اور حیوان بیمار ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی ان کی جان کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

۵) نظیر اکبر آبادی پر ایک نوٹ تیار کیجیے۔

نظیر اکبرآبادی اردو کے مشہور شاعر تھے۔ وہ دلّی میں پیدا ہوئے۔ نظیر انکا تخلص تھا۔ انھوں نے اردو میں بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔ جن کا اردو زبان وادب میں ممتاز مقام حاصل ہے۔ آدمی نامہ، روٹیاں، دیوالی اور بنجارہ نامہ وغیرہ ان کی مشہور نظمیں ہیں۔

۶) نظم کے لغوی معنی کیا ہیں؟

نظم کے لغوی معنی لڑی میں موتی پرونا ہیں۔

۷) نظم گو شعرا کے نام لکھیے۔

اقبالؔ، سردار جعفری اور نظیر اکبرآبادی

۸) نظم کس زبان کا لفظ ہے؟

یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔

سبق: ۳ رباعی

۱) شاعر کے خیال میں مل جل کر رہنا ایک بہتر سماج کی تشکیل کے لیے لازمی ہے۔ اس کے بارے میں اپنے خیالات واضح کیجیے۔

شاعر کا خیال بالکل صحیح ہے۔ کیوں کہ انسان ایک سماج میں رہ کر بڑا ہونا بے حد ضروری ہے۔ تب ہی ان کو دوسرے لوگوں کے خیالات اور جذبات کو سمجھنے کا موقع مل جائے گا۔ اور اسی کے لیے ہی خدا نے ہم کو زبان دیا ہے۔ یعنی انسان کے بیچ میں خیالوں اور جذباتوں کے لین دین کے لیے اور امن کو قائم رکھنے کے لیے مل جل کر رہنا لازمی ہے۔

۲) اصنافِ شاعری میں رباعی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔اس قول پر آپ کی رائے پیش کیجیے۔

اصنافِ شاعری میں رباعی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے کیوں کہ رباعی میں صرف چار مصرے ہوتے ہیں۔ پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے۔اس میں شاعر ہر طرح کے افکار و خیالات کا اظہار کر سکتا ہے۔رباعی کے شروع کے تین مصرعوں میں کہی گئی بات کو چوتھا مصرعہ مکمّل کرتا ہے۔اس لیے آخری مصرعہ زوردار اور بھرپور ہوتا ہے۔ان ساری خوصوصیات کی وجہ سے رباعی کو اصنافِ شاعری میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

۳) 'اتحاد میں طاقت ہے' اس عنوان پر منعقد سمینار میں شرکت کرنے کا موقع ملے تو آپ کیا کیا نکات پیش کریں گے۔ایک مضمون تیار کیجیے۔

ایک مضبوط اور صحت مند سماج کے لیے اتحاد بے حد ضروری ہے۔اگر لوگوں کے بیچ میں اتحاد نہیں ہو تو ان کو ہرانا بالکل آسان ہے۔ ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا شروع کرنے سے وہ سماج خود بہ خود برباد ہو جائے گا۔ہمارے ہندوستان میں مختلف مذہب کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔اگر ہمارے بیچ میں یکجہتی نہیں ہے تو ہم ایک دوسرے سے لڑائی کر کے برباد ہو جائیں گے۔ الغرض اتحاد ہی طاقت ہے۔

۴) مل جل کر رہنا اس رباعی کا مرکزی خیال ہے۔اس موضوع سے متعلق چند اشعار اکٹھا کیجیے۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہے ہے، ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

۵) اپنی پسند کے کسی ایک رباعی گو شاعر کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔

رگھوپتی سہائے فراقؔ گورکھپور (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ان کے والد عبرتؔ بھی مشہور شاعر تھے۔فراقؔ نے تعلیم الہ آباد میں حاصل کی۔انھوں نے اردو اور فارسی کے علاوہ انگریزی میں بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ان کو پدما بھوشن، گیان پیٹھ، کئی اور ادبی انعامات سے نوازا گیا۔فراقؔ گورکھپوری کے کلام کے کئی مجموعے شائع ہوئے۔اردو شاعری میں فراقؔ نے غزل اور رباعی کو ایک نیا معیار بخشا۔

۶) اس رباعی کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

یہ اردو کے مشہور شاعر فراؔق گورکھپوری کی لکھی ہوئی ایک رباعی ہے۔ اس میں شاعر ہم سے کہتا ہے کہ انسان کو سماج میں مل جل کر رہنا چاہئے۔ یعنی انسان اپنے خیالات اور جذبات اپنے دوستوں سے بانٹ کر خوشی سے جینا ضروری ہے۔ اسی پورے ملک کی جیت ہوتی ہے۔ ورنہ ہم برباد ہو جائیں گے۔ اتحاد میں طاقت ہے۔ اور اسی میں خوشی ہے۔ دل کھول کر بات کرنے سے ہماری خوشی بڑھتی ہے اور دکھ کم ہو جاتا ہے۔

۷) رباعی کسے کہتے ہیں؟

چار مصرعے والی نظم کو رباعی کہتے ہیں۔

۸) رباعی گو شعرا کے نام لکھیے۔

فراؔق گورکھپوری، میر ببر علی انیسؔ اور امجؔد

۹) رباعی کا دوسرا نام کیا ہے؟

رباعی کا دوسرا نام دوبیتی ہے۔

سبق ۴-   ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱-افسانہ 'ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک اہم کردار ہے بشن سنگھ-انکے کردار پر روشنی ڈالئے؟

اردو کے مشہور افسانہ نگار سعادت حسن منٹو کی لکھی ہوئی افسانہ ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ اس افسانے کا ایک اہم کردار ہے بشن سنگھ وہ لاہور کے قید خانے میں آ کے پندرہ سال ہو گئے تھے۔ وہ رات کو سوتا نہیں تھا۔ نہا تا کم تھا اس لئے ان کی شکل بڑی خوف ناک ہو گئی تھی۔ وہ ایک زمیندار تھا ٹوبہ ٹھیک سنگھ میں انکے کئی زمین تھے۔غرض بشن سنگھ جیسے بہت سارے کرداروں کے ذریعے منٹو نے اپنے افسانے میں پاگلوں کی نفسیاتی پہلو پر بھی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے

۲-اردو کے چند اہم افسانہ نگار کے نام لکھیے؟

۔پریم چند

۔کرش چندر

۔سعادت حسن منٹو

۔راجیند رسنگھ بیدی

-افسانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مرکزی کردار کون ہے؟

بشن سنگھ

۴-افسانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کرداروں کی فہرست تیار کیجیے؟

۔بشن سنگھ

۔مسلمان پاگل

۔سکھ پاگل

۵-ہمارے سماج میں نفسیاتی بیماریاں بڑھ رہی ہے اس صورت حال پر اپنے خیالات واضح کیجیے؟

ہندوستان طبی سائنس اور ٹکنلوجی میں بہت ترقی پائی ہے۔لیکن جتنی ترقی پائی ہے اتنا ہی بیماریاں بھی موجود ہے۔انمیں نفسیاتی بیماریاں آجکل بڑھتی جا رہی ہے ۔بچوں میں نفسیاتی بیماریاں بڑھ جانے کی ایک وجہ موبیل فون کی استعمال کی زیادتی ہے۔بچوں میں دماغی اور جسمانی ورزش کی کمی کی وجہ سے بھی وہ نفسیاتی بیماریوں کی عادی ہو جاتے ہیں

سبق ۔ ۵ [redacted]

۱) تاج محل پر ساحؔر لدھیانوی کا نظریہ کچھ یوں ہے ۔

یہ چمن زار، یہ جمنا کا کنارا، یہ محل
یہ منقّش در و دیوار، یہ محراب، یہ طاق
اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق

لیکن حفیؔظ بنارسی کا خیال یہ ہے ۔

چشمِ عبرت سے کہ حسرت کی نظر سے دیکھے
کیوں تجھے کوئی حقارت کی نظر سے دیکھے
چاہیے یہ تجھے محبت کی نظر سے دیکھے
یہ منقش در و دیوار یہ محراب یہ طاق
کیوں غریبوں کی محبت کا اڑائیں کے مذاق

آپ کس خیال سے متفق ہیں؟ کیوں؟ بحث کر کے اہم نکات پیش کریں ۔

میرے خیال میں ساحر لدھیانوی صحیح کہتے ہیں ۔ کیوں کہ دنیا میں ان گنت لوگوں نے محبت کی ہے ۔ اور ان میں صرف بہت کم لوگوں نے اپنی محبوبہ یا محبت کی یاد میں تعمیریں بنوائی ہیں ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنی محبوبہ سے پیار نہیں کرتے ۔ شہنشاہ شاہ جہان اس لیے تاج محل بنایا کہ ان کے پاس بہت سی دولت تھی ۔ اگر ان کے پاس اتنی دولت نہیں ہوتی تو وہ محبت بھی عام لوگوں کی طرح ہی ہوتی ۔

۲) تاج محل خود اپنی کہانی کہنا چاہتا ہے ۔ تاج محل کی آپ بیتی تیار کیجیے ۔

میں تاج محل ہوں۔ ہندوستاں کے آگرہ میں میرا قیام ہے۔ میں جمنا ندی کے کنارے کھڑا ہوں۔ مغل بادشاہ شاہ جہان نے اپنی محبوبہ ممتاز محل کی یاد میں مجھے بنوایا۔ شاہ جہان اور ممتاز محل کے بیچ میں گہری محبت تھی۔ میں اس کی ایک زندہ تصویر ہوں۔ میری تعمیر پوری ہونے میں بیس سال سے زیادہ وقت لگا۔ سفید رنگ کے مرمر سے بنایا ہوا میری خوبصورت شکل دیکھنے کے لیے دنیا کے کونے کونے سے لوگ آتے رہتے ہیں۔ میں دنیا کے ساتھ دنیوی عجائبوں میں سے ایک ہوں۔

۳) ان گنت لوگوں نے دنیا میں محبت کی ہے
کون کہتا ہے کہ صادق نہ تھے جزبہ ان کے
لیکن ان کے لیے تشہیر کا سامان نہیں
کیوں کہ وہ لوگ بھی اپنی ہی طرح مفلس تھے

ان اشعار کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

یہ اشعار اردو کے مشہور شاعر ساحرلدھیانوی کی نظم تاج محل سے لیے گئے ہیں۔ ان میں شاعر کہتے ہیں کہ دنیا میں ان گنت لوگوں نے محبت کی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمانداری سے ہی اپنی محبوبہ سے پیار کرتے تھے۔ لیکن ان میں سے بہت کم لوگوں نے ان کی یاد میں تعمیریں بنوائی ہیں۔ اس پر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کی محبت اصلی نہیں تھی۔ انھوں نے اس لیے تعمیر نہیں بنائی کہ ان کے پاس اتنی دولت نہیں تھی۔

۴) تاج محل پر لکھے گئے چند اور اشعار جمع کیجیے۔

اے بارگاہِ حسن، ترا فیض عام ہے — دریائے مہر و لطف رواں صبح و شام ہے
تو، کشتہ وفا کا سہانا پیام ہے — فانی زمیں پہ، نقشِ بقائے دوام ہے

جادو نگاہِ عشق کا پتھر پہ چل گیا
الفت کا خواب قالبِ مرمر میں ڈھل گیا

۵) اردو نظم پر ایک نوٹ لکھیے۔

نظم عربی زبان کا لفظ ہے۔جس کے لغوی معنیٰ 'لڑی میں موتی پرونا' ہیں۔عام طور پر نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔خیال کا تسلسل بھی نظم کی ایک اہم خصوصیت ہے۔نظم کے لیے ہیئت یا موضوعات کی کوئی قید نہیں ہے۔اردو میں نظم کے کئی اقسام ہیں۔ان میں غزل،قصیدہ، مرثیہ، مثنوی، رباعی،نظم وغیرہ بہت اہم ہیں۔علامہ اقبالؔ، فیض احمد فیضؔ،جوش ملیح آبادیؔ، چکبستؔ وغیرہ اردو کے مشہور نظم گو شعرا ہیں۔

سبق ۔٦ ایک [redacted]

۱-ڈرامہ 'آزادی کا متوالہ' کے ڈرامہ نگار کون ہے؟

احسان الحق

۲-اصناف سخن میں ڈرامے کا مقام کیا ہے

اصناف نثر میں ایک اہم صنف ہے ڈرامہ۔ڈرامہ بنیادی طور پر اسٹیج کی چیز ہوتی ہے۔ اردو میں ڈرامے کا مقام بلند ہے۔ اردو وڈرامے کی شروعات واجد علی شاہ کے ڈرامہ افسانہ عشق سے ہوتا ہے .اسکے بعد امامت لکھنوی کی لکھی ہوئی ڈرامہ اندھر سبھا اردو کا پہلا عوامی ڈراما مانا جاتا ہے ۔اس کے بعد مختلف ڈراما نگاروں نے اردو ڈرامے کی دامن کو وسیع کیا ہے

۳-اردو ڈراما نگاروں کی فہرست تیار کیجیے

۔واجد علی شاہ

۔امانت لکھنوی

۔آغا حسثر کاشمیری

۔امتیاز علی تاج

۔حبیب تنویر

۴-ابوالکلام آزاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم ابوالکلام آزاد کی پیدائش ۱۸۸۸ء کو مکہ میں ہوئی۔وہ گاندھی اور نہرو کے ساتھ تحریک آزادی میں حصّہ لیا- وہ اردو کے ایک مشہور ادیب بھی تھے-الہلال اور البلاغ ان کے دو رسالے کا نام ہے-انکی ادبی اور سماجی خدمات کی بنا پر ہندوستانی حکومت نے ان کو بھارت رتن ایوارڈ سے نوازا۔ ۱۹۵۸ء کو آزاد اس دنیا سے چل بسے

سبق ۔۷ غزل

۱) عاشق اپنے محبوب سے کس طرح کا تعلق برقرار رکھنا چاہتا ہے؟۔ذیل کے شعر کے پیش نظر اپنے خیالات واضح کیجیے۔

قطع کیجیے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں تو عداوت ہی سہی

یہ شعر مرزا اسداللہ خان غالبؔ کی لکھی ہوئی غزل سے لیا ہوا ہے۔اس شعر میں عاشق کسی بھی حالت میں اپنی محبوبہ کو پانا چاہتا ہے۔اس میں عاشق معشوق سے کہتا ہے کہ اگر معشوق عاشق سے پیار کرنے کے لیے تیار نہیں ہے تو کم سے کم عاشق سے نفرت تو رکھے تا کہ وہ عاشق سے کسی نہ کسی طرح وابستہ رکھے۔

۲) ''غزلوں میں وصال کی خوشی سے زیادہ جدائی کے غم کا بیان زیادہ موثر ہے'' اس قول سے آپ کہاں تک متفق ہیں۔اس پر اپنے خیالات واضح کیجیے۔

اس قول سے میں پوری طرح متفق ہوں۔کیونکہ میرے خیال میں وصال کی خوشی ابدی نہیں ہے۔وصال صرف تھوڑے وقت کی خوشی کی باعث بنتی ہے، لیکن جدائی کا غم زندگی کے آخری وقت تک رہے گا، جس کا اثر انسان کی ہر کسی حرکت پر پڑتا ہے۔اس لیے غزلوں میں وصال کی خوشی سے زیادہ جدائی کے غم کا بیان موثر ہے۔

۳) غالبؔ کے بارے میں مذید معلومات حاصل کیجیے اور اس کے پیش نظر ان کی زندگی کا کوئی واقعہ بیان کیجیے۔

غالبؔ کا پورا نام مرزا اسداللہ خان غالبؔ ہے۔ وہ آگرہ میں پیدا ہوئے۔پہلے اسد تخلص رکھتے تھے۔بعد میں ان کو پتا چلا کہ اسدؔ نام کے کسی اور شاعر ہے تو انھوں نے اپنا تخلص غالبؔ رکھا۔ان کی شاعری اتنی مقبول تھی کہ ایک رقاصہ ان کی غزلوں کو جی جان سے چاہتی تھی۔اور بعد میں اس نے غالبؔ کی زندگی پر گہرا اثر بھی ڈالا تھا۔لیکن اس رقاصہ کی بے وقت کی موت نے غالبؔ کو اور صدمہ پہنچایا۔غالبؔ سے ایک سو پچاس سال گزر جانے کے باوجود آج بھی پوری دنیا ان کی شاعری کا لطف اٹھا رہی ہے۔ان کے

چاہنے والے کہتے ہیں۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے انداز بیان اور

۴) غالبؔ کی دوسری غزلوں سے چند ایسے اشعار چن لیجیے جو عشق کے موضوع پر ہوں۔

کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منھ میں زبان کیوں ہو

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں، کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

۵) 'یومِ آزادی' کی کسی تقریر میں غالبؔ کے تعارف کرانے کی ذمّہ داری آپ کو دی گئی تو ان کی شعری خدمات پر کیا کیا نکات پیش کریں گے؟ ایک مختصر نوٹ تیار کیجیے۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے انداز بیان اور

غالبؔ اردو کا ایک مشہور غزل گو شاعر ہیں۔ ان کا اصل نام مرزا اسداللہ خان غالبؔ ہے۔ وہ پہلے اسدؔ تخلص رکھتے تھے اور بعد میں غالبؔ۔ ان کی پیدائش آگرہ میں ہوئی۔ نجم الدّولہ، دبیر الملک اور نظامِ جنگ ان کے خطاب تھے۔ وہ فارسی کے بھی ماہر تھے۔ غالبؔ نے غزل کے علاوہ کئی خطوط بھی لکھے ہیں۔ جن پر اردو ادب فاخر ہے۔

غالب کی زندگی دکھوں اور مصیبتوں سے بھری ہوئی تھی۔ مصیبت زدہ زندگی کے درمیان بھی غالبؔ نے اپنے آپ کو ظرافت اور انسان دوستی سے کبھی بھی دور نہیں رکھا۔ ان کی زندگی اور شاعری پر سیکڑوں ادبی تخلیقات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ غالبؔ کے متعلق فلمیں، ٹیلی سیریل وغیرہ آج بھی لوگوں کو متاثر کر رہی ہیں۔

[redacted] ہے جس کی زب[redacted]

۱) اردو کے بڑے بڑے شاعروں نے ہندوستانی فلموں کو بے حد معیاری اور مقبول ترین گیت دیے ہیں۔ ایسے کسی ایک شاعر پر اظہارِ خیال کیجیے۔

اردو کے بڑے بڑے شاعروں نے ہندوستانی فلموں کو بے حد معیاری اور مقبول ترین گیت بخشے ہیں۔ ساحر لدھیانوی ان میں سے ایک اہم شاعر ہے۔ ساحر لدھیانوی نے اپنے کلام کے زیادہ تر حصّے کو فلموں میں کھپا دیا۔

کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے
کہ جیسے تجھ کو بنایا گیا ہے میرے لیے

ساحر لدھیانوی کا اصل نام عبدالحق اور ساحر تخلص ہے۔ ان کی پیدائش پنجاب کے لدھیانہ میں ہوئی۔ وہ ایک طویل عرصہ تک فلموں سے منسلک رہے۔ انہوں نے بے شمار فلموں کے لیے گیت بھی لکھے۔ ان کی فلمی خدمات کے اعتراف میں انہیں دو بار فلم فیئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ بعد میں ان کو پدم شری کا خطاب ملا۔ ۱۹۸۰ء میں ممبئی میں ان کا انتقال ہوا۔

۲) مشہور نغمہ نگار حسن کمال آپ کے علاقے میں ایک پروگرام کے افتتاح کے لیے آرہے ہیں۔ اگر آپ کو ان سے انٹرویو لینے کا موقع ملے تو آپ کیا کیا سوالات کریں گے؟ سوال نامہ تیار کیجیے۔

سوال نامہ

آداب۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ چند لمحہ گزارنے کا موقع ملا۔ میں آپ سے چند سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

ا) سنا ہے کہ آج آپ یہاں کسی پروگرام کی افتتاح کے لیے آیا ہے۔ پروگرام کب اور کہاں ہے۔

ب) آج آپ دنیا بھر کے لوگ جاننے والا ایک نغمہ نگار بن چکے ہیں۔ آپ نے یہ نغمہ نگاری کب سے شروع کی؟

ج) بچپن میں آپ کو نغمہ نگاری کا شوق تھا، یا کسی کے نغمے سننے کے بعد یہ شوق پیدا ہوا؟

د) نغمہ نگاری میں آپ کا پہلا پروگرام کب اور کہاں ہوا تھا؟ اور اس کا تجربہ کیسا تھا؟

ہ) آپ طلبہ کے لیے کیا نصیحت دینا چاہتے ہیں؟

۳) ہندوستانی فلموں میں گائی ہوئی چند قوالیاں جمع کیجیے۔

تیری محفل میں قسمت اازما کر ہم بھی دیکھیں گے

اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

گھڑی بھر تو تیرے نزدیک آ کر ہم بھی دیکھیں گے

اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے (مغل اعظم)

دولہے کا سہرا سہانا لگتا ہے

دلہن کا تو دل نیوانہ لگتا ہے (دھڑکن)

۴) ہندوستانی فلم ہر کوئی پسند کرتا ہے۔ چند فلمیں ایسی ہیں جو ہمارے دل لبھاتی ہیں۔ آپ نے ایسی بہت ساری ہندوستانی فلمیں دیکھی ہوں گی۔ کسی ایک پر توصیفی نوٹ تیار کیجیے۔

فلم 'مغل اعظم' میری پسندیدہ فلم ہے۔ ہدایت کاری، کہانی کا پلاٹ، منظر نگاری، مکالمہ نویسی، موسیقی، رقص، کاسٹیوم، فوٹوگرافی، اداکاری، صدابندی، اور فلم کے تمام تکنیکی و تخلیقی پہلوؤں کے پیش نظر سے یہ ایک شاندار اور اچھی ہندوستانی فلم ہے۔

فلم 'مغل اعظم' کی کہانی کی بنیاد تو امتیاز علی تاج کے مشہور ڈرامے 'انارکلی' پر ہی رکھی گئی ہے۔ لیکن کے۔ آصف نے اپنی طرف سے بھی کچھ شامل کیا ہے۔

کہانی کا خلاصہ یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر کے بیٹے شہزادہ سلیم اور محل کی ایک کنیز نادرہ (انارکلی) کے بیچ میں محبت ہو جاتی ہے۔ محل میں بہار نام کی ایک دوسری کنیز بھی رہتی ہے۔ وہ سلیم کو اپنا کر ہندوستان کی ملکہ بننا چاہتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے راستے کی رکاوٹ بنی انارکلی کو ہٹانا چاہتی ہے۔ وہ شہنشاہ اکبر کو سلیم اور انارکلی کی محبت کی اطلاع دیتی ہے۔ اکبر کو بہت غصّہ آتا ہے اور انارکلی کو قید خانہ میں بند کروا دیتا ہے۔ سلیم انارکلی کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ ایک شرط کی بنا پر انارکلی کو اکبر کچھ دن کے بعد رہا کر دیتا ہے۔ لیکن جشنِ نوروز کے موقع پر رقص کرتے ہوئے انارکلی شہزادہ سلیم کی طرف بار بار اشارہ کرتی رہتی ہے۔ اکبر انارکلی کو زندان میں قید کرنے کا حکم دیتا ہے۔ سلیم بغاوت کا اعلان کرتا ہے۔ اکبر اور سلیم کی فوجوں کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔ اور سلیم کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اس کو بغاوت کے جرم میں سزائے موت کا حکم سنایا جاتا ہے۔ مگر آخری پل اکبر کا فوجدار راجا مان سنگھ انارکلی کو جو سلیم کے دوست کی حفاظت میں تھی آتی ہوئی دیکھ کر توپ کا منہ موڑ دیتا ہے۔ بعد میں اکبر انارکلی کو زندہ چنوا دینے کا حکم کر دیتا ہے۔ آخر کار وعدے کے مطابق انارکلی اور

اس کی ماں کو کسی سرنگ کے ذریعے بچنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اس فلم میں پوری طرح چست اور درست انداز میں اردو کے شوکتِ الفاظ کو بروئے کار لا کر لکھے گئے۔ان مکالموں نے اردو زبان کے حسن و دلکشی کے ڈنکے بجا دیے۔فلم کا خاص نغمہ ''پیار کیا تو ڈرنا کیا'' کے بارے میں طرح طرح کے افسانے مشہور ہیں۔ فلم میں پرتھوی راج کپور، دلیپ کمار اور مدھو بالہ نے شاندار طریقے سے اکبر، سلیم، اور انارکلی کے کردار کو نبھایا۔

۵) ایک مشہور رسالہ نے طلبا کے لیے ''بچوں پر فلم اور سیرئل کے اثرات'' کے موضوع پر ایک مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس کے لیے ایک مضمون تیار کیجیے۔

بچوں پر فلم کے اثرات

آج کل کے بچوں میں سنیما اور سیرئل کا اثر بہت زیادہ ہے۔اگر چہ سنیما کے کئی فائدے ہیں، اس کے نقصانات بھی ہیں۔ پہلے زمانے میں بچے بڑوں کی زندگی سے بہت کچھ سیکھتے تھے۔اور ماں باپ بھی اسی طریقے سے بچوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ پہلے زمانے میں بچوں کے ہیرو ہمیشہ ماں باپ ہوتے تھے۔ ماں، باپ، دادا، دادی وغیرہ کی صحبت اور کہانیاں بچّوں کی نشوونما میں بڑا رول ادا کرتی تھیں۔

آج کل کے زمانہ بالکل بدل گیا ہے۔ بچے ماں باپ کو رول ماڈل بنانا نہیں چاہتے۔ان کے ہیرو اور ہیروئن فلم کے اداکار ہیں۔ وہ ان کی حرکتوں کی تقلید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری تہذیب خراب ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کے پاس بچوں کو کہانیاں سنانے کے لیے یا ان کے ساتھ کھیلنے کے لیے وقت نہیں ہے۔اسی لیے آج بچوں کو گھر والوں سے زیادہ محبت سنیما اور سیرئل کے کرداروں سے ہے۔

۶) ہندوستانی فلموں میں اردو میں لکھے گئے قومی گیتوں کی تعداد بے شمار ہیں۔اس پر معلومات حاصل کر کے ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

ہندوستانی فلمون میں اردو میں لکھے گئے قومی گیتوں کی تعداد بے شمار ہے۔اردو کی کئی قومی نظمیں ہندوستانی فلموں کے گیت بن چکی ہیں۔اور ہندوستانی فلموں کے لیے کئی اردو شاعروں نے نغمے لکھے ہیں۔علامہ محمد اقبالؔ کی لکھی ہوئی نظم 'سارے جہاں

سے اچھا ہندوستان ہمارا' بہت ساری ہندوستانی فلموں میں استعمال ہوئی ہے۔ بسمل عظیم آبادی کی لکھی ہوئی غزل 'سرفروشی کی تمنّا اب ہمارے دل میں ہے ' نے شہید بھگت سنگھ پر بنائی گئی فلموں میں جگہ پائی ہے۔اور بھی کئی گیتیں ہیں جو قومی ایکجہتی پر لکھے گئے جو بعد میں ہندوستانی فلموں کا حصّہ بن چکے ہیں۔

سبق: ۹ غزل

۱) غزل 'دل دھڑکنے کا سبب' میں عاشق نے اپنے معشوق کی یاد دلاتے ہوئے چند باتیں پیش کی ہیں۔آپ کی زندگی میں بھی کئی ایسے تجربات ہوئے ہوں گے جو آپ کو متاثر کیے ہوں۔گزرے ہوئے لمحوں کی یاد میں اپنے دوست کے نام ایک خط تیار کیجیے۔

پیارے دوست سلیم،

آپ کیسے ہیں؟ خدا کی مہربانی سے ہم سب یہاں خوش ہیں۔امّید ہے کہ آپ بھی خوش ہوں گے۔آپ کا خاندان بھی خیریت سے ہے۔

آج میں ہماری نویں جماعت کا کلاس فوٹو دیکھ رہا تھا تو مجھے ہمارا بچپن یاد آیا۔وہ زمانہ بہت خوب صورت تھا۔ہم ایک ساتھ بیٹھتے تھے۔ایک ساتھ کھیلتے تھے۔ایک ساتھ کھاتے تھے۔اسکول یوتھ فیسٹول کے موقع پر ہم ایک ساتھ ہی گانا گاتے تھے۔پروگراموں میں ہم ہمیشہ ایک ہی گروہ میں شرکت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔آپ کی جدائی آج مجھے بے قرار کر رہی ہے۔

آپ سے ملنے کی بہت خواہش ہے۔فون نمبر بھی مجھ سے کھوگیا۔شائد میرے گھر کا نمبر تو آپ کے پاس ہوگا۔خط ملنے پر ضرور مجھے فون کر دینا۔انشااللہ ہم جلد ہی ملیں گے۔گھر والوں کو میرا سلام۔آپ کے لیے بہت دعا۔

مالاپرم آپ کا پیارا دوست

۲۳ اگست ۲۰۱۷ نام

۲) فرض کیجیے کہ آپ کے اسکول میں غزل پروگرام منعقد ہونے والا ہے اس میں غزل کی مقبولیت پر تقریر کرنے کا موقع ملا تو آپ کیا کیا بتائیں گے؟۔ایک تقریر تیار کیجیے۔

محترم حاضریں آداب!

جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ یہاں چند لمحوں کے اندر ایک غزل پروگرام ہونے والا ہے۔غزل اردو شاعری کی ایک

ایک خاص صنف سخن ہے۔ یہ اردو شاعری کی آبرو ہے۔ دنیا میں غزل کے چاہنے والے بہت ہیں۔ شائد یہاں کچھ ایسے لوگ جو غزل کی خصوصیتوں کو نہیں جانتے۔

لفظ غزل عربی زبان کا ہے اور اس کے معنیٰ ہیں عورتوں سے باتیں کرنا یا عورتوں سے متعلق باتیں کرنا۔ پہلے زمانے میں اس میں صرف حسن و عشق کی باتیں کرتے تھے۔ لیکن زمانے کے ساتھ ساتھ غزل میں ہر طرح کے موضوعات در آنے لگے۔

غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ بقیہ تمام اشعار کے دوسرے مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔
اردو کے غزل گو شعرا میں میر تقی میرؔ، غالبؔ، جگر مرادآبادی، ناصرؔ کاظمی، شکیلؔ بدیونی، علامہ محمد اقبالؔ وغیرہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ غزل گلوگاروں میں محمد رفیع، پنکج ادھاس، ہری ہرنؔ، جگ جیت سنگھ، غلام علی، مہدی حسن وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

میں اپنی تقریر یہاں پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ!

۳) دل دھڑکنے کا سبب یاد آیا
وہ تیری یاد تھی اب یاد آیا

مذکورہ بالا شعر ہجر و فراق کے موضوع سے عبارت ہے۔ ہجر و فراق سے متعلق لکھے گئے چند اشعار جمع کیجیے۔

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

ہوئی جن سے توقع خستگی کی داد پانے کی
وہ ہم سے بھی زیادہ خستۂ تیغِ ستم نکلے

۴) آپ نے کئی غزلیں پڑھیں اور سنیں ہوں گی۔ ناصؔر کاظمی کی اس غزل کا کونسا شعر آپ کو زیادہ پسند آیا؟۔ اور کیوں؟ واضح کیجیے۔

مجھے ناصؔر کاظمی کی غزل کا مقطع بہت پسند آیا۔

بیٹھ کر سایۂ گل میں ناصؔر ہم بہت روئے وہ جب یاد آیا

اس میں شاعر کہتا ہے کہ عشق ہار جانے کے بعد عاشق اپنی محبوبہ کو یاد کر کے بہت روتا ہے۔ گزرے ہوئے زمانے کے بارے میں سوچ کر آنسو بہاتا ہے۔ پیار کا انجام اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اسی لیے مجھے یہ شعر بہت پسند آیا۔

۵) غزل اور نظم اردو شاعری کی اہم صنفیں ہیں۔ ان دونوں کا موازنہ اپنے الفاظ میں کیجیے۔

غزل اور نظم اردو شاعری کی دو اہم صنف ہیں۔ غزل ایک طرح کی نظم ہی ہے۔ لیکن اس کی کچھ پابندیاں ہوتی ہیں۔ غزل میں قافیہ ردیف ہونا چاہیے۔ مطلع و مقطع ہونا چاہئے۔ نظم میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ نظم میں کتنے بھی اشعار ہو سکتے ہیں۔ قافیہ و ردیف ضروری نہیں ہے۔ مطلع اور مقطع نہیں ہونگے۔

۶) ناصؔر کاظمی کی غزل میں ایک خاص طرح کی اداسی کی فضا چھائی ہوئی ہے۔ اس کے پیشِ نظر ناصؔر کی شاعری پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

بیٹھ کر سایہ گل میں ناصؔر ہم بہت روئے وہ جب یاد آیا

ناصؔر کاظمی اردو کا ایک بہت مشہور غزل گو شاعر ہیں۔ انھوں نے اردو میں بہت سی غزلیں لکھی ہیں۔ ان کی غزلوں میں ایک خاص طرح کی اداسی کی فضا ملتی ہے۔ ناصؔر کاظمی کی زندگی کا بڑا حصّہ بے کاری، مفلسی، اور سخت مصائب میں گزرا۔ تقسیم ہند کے سلسلے میں انھوں نے بڑی ہولناک اور انسانیت سوز مناظر دیکھے اور اس درد و الم کو وہ زندگی بھر بھلا نہ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں میؔر کی سی درد مندی اور المنا کی پائی جاتی ہے۔

سبق۔۱۰ میری خواہش ہے

۱-سبق 'میری خواہش ہے' میں کنجنی ماش نے بہت سے خواہشات بیان کئے ہیں۔آپ کے چند خواہشات اپنے الفاظ میں لکھیے؟

اپنی خواہش یہ ہے کہ اچھی طرح پڑھ کر اپنے آرزو کے مطابق کام پانا اور اپنے ماں باپ کی پرورش کرنا بھی میری خواہش ہے۔

۲-روڈ سیفٹی کے تعلق اپنے اسکول کے طلبا کو دینے ک لیے چند تجاویز لکھیے؟

- سڑک پر چلتے وقت بہت دھیاں سے چلنا اور سڑک کے دائیں طرف چلنا۔

- سڑک پار کرتے وقت دونوں طرف دیکھ کر آگے چلنا۔

- شہر میں زیبرا لائن پر سڑک پار کرنا۔

- سڑک پر چلتے وقت موبائل فون کی استعمال مت کرنا۔

۳-کریلا والوں میں آج کل صارفیت کے کلچر کے عادی بہت ہیں۔ اس قول پر آپ کے خیالات پیش کیجئے؟

آج کیرلا کے لوگ صارفیت کے کلچر کے پیچھے ہیں۔پرانے زمانے میں کیرلا کے لوگ بہت معصوم اور عام آدمی تھے۔لیکن آج کیرلا والوں کی زندگی کا معیار بہت بلند ہوگیا ہے۔جو لوگ دوسروں کو دکھانے کے لیے غیر ضرورت چیزیں مانگتے رہتے ہیں۔وہ لوگ اپنے آس پاس کے لوگوں کی درمیاں عزت و احترام ملنے کے لیے اس طرح کرتے ہیں۔ اس طرح آگے چلے تو ہمارے کیرلا کے تہذب و تمدن دور ہوجائے گا۔

۵-ملیالی کے پرانے اور نئے زمانے کی قدروں اور ریت رواجوں میں کیا کیا نمایاں فرق محسوس کرتے ہیں؟

خدا کی اپنی بستی کیرالا ایک خوبصورت صوبہ ہے۔کیرالا کی زبان ملیالم ہیں۔ہم لوگ ملیالی ہے۔پرانے ملیالیوں سے آج کے لوگ بہت فرق ہوگئی ہے۔ آج کے لوگوں کی زندگی کی معیار بلند اور کلچر بھی بدل گیے ہیں۔پرانے زمانے کے لوگ عزیب اور عام تھے۔وہ پرانے قدروں اور ریت رواجوں کو مانتے تھے۔لیکن آج کے لوگ بڑی دھوم دھام سے زندہ گی گذارتے ہیں۔اس کو رسم و رواج میں کوئی بھروسا نہیں ہوتی تھی۔

۶-ریٹائر ہونے کے بعد کنجنی ماش کی بہت خواہشیں تھیں۔ان میں دو خواہشیں لکھیے؟

۱-ان کا پہلا خواہش یہ تھی کہ کیرالا کے سارے پرئمری یا اپر پرائمری اور ہائی اسکولوں کا دورہ کرنا۔

۲-کیرالا والے کے صارفیت کلچر کے بارے میں اطلاع دینا۔

سبق ۱۱ شکایت

۱) آپ کے پسندیدہ موسم پر ایک نوٹ تیار کیجیے۔

موسموں میں میرا پسندیدہ موسم برسات ہے۔ یہ موسم گرمی کے موسم کے بعد ایک بڑی نعمت بن کر آ جاتا ہے۔اس کی وجہ سے پانی کی دقت دور ہو جاتی ہے۔اس لیے انسان اور جانور بہت خوش ہو جاتے ہیں۔اس موسم میں ندیاں، کنویں، جھیلیں اور تالابیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ یہ نظارہ قابل دید ہے۔ بارش پیڑ پودوں کو ایک نئی جان دیتی ہے۔جس کی وجہ سے پوری زمین زندہ ہو جاتی ہے۔

۲) آج کل موسم تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔اس کی کیا وجوہات ہیں؟ بحث کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

آج کل پوری دنیا میں موسم تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔جس کی کئی وجوہات ہیں۔وہ حسب ذیل ہیں:

ا) جنگلات کی تباہی: آج کل کے لوگ اپنے مطلب نکالنے کے لیے پیڑ پودوں کو کاٹتے ہیں۔جس کی وجہ سے بارش بہت کم ہوتی ہے اور گرمی بہت زیادہ۔

ب) پہاڑوں کی تباہی: موجودہ دور میں اونچے اونچے پہاڑیں توڑی جاتی ہیں۔جو فطرت کو برباد کرتا ہے۔

ج) آلودگی: مختلف طرح کی آلودگیوں سے موسم میں تبدیلیاں آتی ہیں۔آج کل ہوا، پانی اور زمین بے حد آلودہ ہیں۔

۳) آزاد نظم کسے کہتے ہیں؟

آزاد نظم وہ ہے جس میں قافیہ او رردیف کی پابندی نہیں ہوتی اور ارکان بحر کم یا زیادہ ہوتے ہیں۔

۴) آزاد نظم نگاروں کے نام لکھیے۔

پروین شاکر، ندا فاضلی اور ن۔م راشد اردو کے مشہور آزاد نظم نگار ہیں۔

سبق ۔۱۲ ربا

۱۔ ئے بندہ ناصبور تیرا ہر کام
کچھ دیر میں ہوتا ہے مگر ہوتا ہے

یہ شعر اردو کے مشہور شاعر امجد حیدر آبادی کی رباعی سے لیی گئی ہے۔ امجد اپنی رباعی میں صبر کی اہمیت کے بارے میں کہتا ہے۔ انسان کی زندگی میں صبر ایک لازم چیز ہے۔ جب ہماری زندگی میں کوئی شکست کی سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہم کبھی ہار نہ ماننا جائیے۔ صبر ساتھ کے محنت کر کے آگے بڑھیں نگے تو کامیابی ضرور حاصل ہو نگے۔

۳۔ امجد کی رباعیات کے دو مجموعے کا نام لکھئے؟

۔ رباعیات امجد

۔ ریاض امجد

۴۔ رباعی اور نظم اردو کے دو اہم اصناف ہیں ان دونوں کا موازنہ کیجئے؟

شاعری کی صنف میں نظم اور رباعی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ چار مصروں والی چھوٹی نظم کو رباعی کہتے ہیں اسکا دوسرا نام دوبیتی ہے۔ رباعی کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ رباعی کے مقابلے میں نظم کے اشعار زیادہ ہوتے ہیں۔ نظم کا لغوی معنی لڑی میں موتی پھرونا ہے۔ نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔ اس عنوان کے ماتحت پوری نظم میں بیان ہوتی ہے۔

سبق ۔۱۳ مجھے کچھ کہنا ہے

۱۔ عبد الکلام نے اپنی تقریر میں ہندوستان کے لیے تین نظریے پیش کئے ہیں۔ پہلا نظریہ آزادی ہے دوسرا ۔ اور تیسرا نظر کیا ہیں لکھیے؟

ترقی

۲۔ برابر کھڑا ہونا

۲۔ ہندوستان کی ترقی کے سلسلے میں میڈیا کی رول پر اپنے خیالات کیا کیا ہیں؟

ہمارے ہندوستان کی ترقی میں میڈیا کی بہت اہم رول ہے۔ ہندوستان میں ہوئے ہر ایک اچھے حادثات کو

میڈیا میں بہت بڑی اہمیت سے دکھاتے ہیں۔اوراس میڈیا نے ہمارے ملک کی ترقی پورری دنیا میں پہنچایا ہے۔اس سے دوسرے ممالک ہمارے ملک کے بارے میں معلوم ہوتے ہیں اور دوسرے ملک نے ہم سے دوستی بن جاتے ہیں۔ایسی کئی فائدے کے پیچھے میڈیا کے رول ہیں۔

۲- اے۔پی۔جے عبدالکلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

اے۔پی۔جے عبدالکلام ایک سائنسدان مقرراور مصنف تھا۔ وہ جمہوریہ ہند کے سابق صدر ہیں۔مدراس یونیورسٹی سے انجنیر نگ پاس کرنے کے بعد انجنیر بن گئی۔ذرائع ابلاغ میں انکی خدمات بہت بڑا ہے وہ ایک اچھے مقرر بھی ہیں۔اپنی تقریروں میں اپنے نظریہ کو مؤثر انداز میں پیش کرتے ہیں اور ہندوستان کے سب سے بڑی ایوارڈ بھارت رتن بھی اس کو ملا ہے۔

۳- ایک ملک کی ترقی کے سلسلہ میں کاشت کاری اور کسان کی اہمیت کیا کیا ہیں؟

ایک ملک کی ترقی میں کسان اور کاشت کاری کو اہم رول ہے۔ہرایک ملک کو کاشت کاری میں ترقی ہونا چاہئے۔کسان ایک ملک کی قوت ہے۔اس کسانوں کو اس کام میں ترغیب دینا ہے۔حکومتوں نے کاشت کاری اور کسانوں کے لیے مدد کرنا چاہیئے۔اس سے ہم ترقی یافتہ ملک بن جائیگا۔

۴- فرض کیجے کہ اگر آپ کو اے۔پی۔جے عبدالکلام سے ملنے کا موقع ملا تو آپ کیا کیا سوالات کریں گے؟

۱-ایک ملک کب ترقی یافتہ ملک بن جاتے ہیں۔؟

۲-ترقی یافتہ ملک کے لیے کیا کیا ہونا چاہئے۔؟

۳-آج کی ہندوستان ترقی میں روکاوٹ ہونے والی باتیں کیا کیا ہے۔؟

۴-آپ نے کہا ایک ترقی یافتہ ملک کے لیے کسان اور کاشت کاری کو اہمر رول ہے ۔آپ ایسا کیوں کہا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆